آخری قسط

حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا
رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی ماں

ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی ندوی

☆ چوتھے رضاعت ثویبہ رضی اللہ عنہا سے مستفید ہونے والے حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی برہ بنت عبدالمطلب ہاشمی کے فرزند اور اس رشتہ سے ابولہب ہاشمی کی بہن کے لختِ جگر اور خود ان کے بھانجے تھے، ان کے بارے میں یہ وضاحت سے آتا ہے کہ انھوں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا تھا۔ کیوں کہ وہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کافی چھوٹے تھے۔

☆ حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کے پانچویں معلوم رضاعی فرزند حضرت عبداللہ بن جحش اسدی رضی اللہ عنہ تھے جو اگرچہ قریشی تھے، تاہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلب ہاشمی کے فرزند اور اسی رشتہ سے ابولہب ہاشمی کے دوسرے بھانجے تھے۔ ان کی رضاعت بھی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوئی تھی۔

☆ عمر و زمانے کے لحاظ سے سب کے بعد غالباً حضرت جعفر بن ابی طالب ہاشمی نے حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا تھا۔ وہ روایات کے مطابق رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب بیس سال چھوٹے تھے۔ لہٰذا ان کی رضاعت ثویبہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ 591ء کے قریب ٹھہرتا ہے۔ (بلاذری 1/ 198 کے مطابق 8/ 630 میں غزوہ موتہ میں شہادت کے وقت ان کی عمر چالیس برس کے آس پاس تھی؛ نیز اصابہ 1166؛ اسد الغابہ وغیرہ)

یوں رضاعت ثویبہ رضی اللہ عنہا کے پانچ زمانے/ ادوار بنتے ہیں کہ ان پانچوں فرزندوں نے الگ الگ زمانے میں ان کا دودھ پیا تھا مگر حضرت ابوسفیان مغیرہ بن حارث ہاشمی رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم عمر اور معاصر دودھ شریک بھی تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح حضرت مسروح رضی اللہ عنہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ قبل وہ بھی اپنی رضاعی ماں کے دودھ سے مستفید ہوئے تھے۔ حضرت جعفر بن ابی طالب ہاشمی کی رضاعت کو شامل کرنے سے چھے مختلف زمانے بن جاتے ہیں۔

امام ابن عبدالبر، امام حلبی وغیرہ کو صرف دو زمانوں، دو مختلف زمانوں (زمانین) میں رضاعتِ ثویبہ رضی اللہ عنہا کے مسئلے نے حیران و ششدر کر رکھا تھا جس کی تاویل و توجیہ کے لیے انھوں نے مختلف روایات پر نقد بھی کیا۔ اب صورت

حال یہ ابھر کر آ رہی ہے کہ وہ پانچ چھے نہ سہی کم از کم چار مختلف زمانوں میں چھے مختلف فرزندوں کو دودھ پلاتی نظر آتی ہیں اور یہ حقیقت بھی ہے ،اس کی زمانی توقیت اور تاریخی تعیین کرنے کے ضمن میں نظر آتا ہے کہ حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے 567ء سے 591ء تک مختلف زمانوں میں ان اکابر قریش کی رضاعت کی تھی جو ایک خاصا لمبا عرصہ ہے۔ وہ موجودہ تحقیق کے مطابق لگ بھگ چوبیس رپچیس سال کے طویل عرصہ کو محیط ہے، گویا کہ رضاعی ماں کے تمام ایام رضاعت کو لیکن ناممکن نہیں کیوں اس زمانِ دوراں میں ایک کی مختلف اولادیں ہوئی تھیں اور ان کے دودھ میں یہ رضاعی برادر بھی شریک رہے تھے۔ بدقسمتی سے ان کی اولاد میں سوائے حضرت مسروح رضی اللہ عنہ کے کسی اور کا نام محفوظ نہیں رکھا جا سکا۔

حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت کی غالباً اہم ترین جہت یہ ہے کہ انھوں نے چھے چھے اکابر وقت کی رضاعت کی تھی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کو ہی کیوں ان کی رضاعت کے لیے منتخب کیا گیا تھا؟ کیا صرف اس لیے کہ وہ ان رضاعی فرزندوں کے بھائی، چچا یا ماموں کی باندی تھیں؟ یا ہاشمی بھائی، چچا اور ماموں نے اپنی محبت وشفقت میں ان سے اپنے بھتیجوں، بھانجوں اور بھائی کی محبت میں ان کو متعین کیا تھا؟ سوال حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کے منتخب کیے جانے کا ہے؟ کسی اور کو رضاعت کے لیے کیوں نہیں منتخب کیا گیا؟ ابولہب ہاشمی کی باندیوں کی کمی نہ تھی، نہ دوسری خاندانی مستورات کی۔

ان تمام سوالات اور ان جیسے کئی اور سوالات کا جواب ایک ہی سمجھ میں آتا ہے اور وہ ہے حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کی شخصیت اور بہ طور مرضعہ ان کی حیثیت، مکہ مکرمہ میں اور غالباً قریش کے خاندان بنی ہاشم میں وہ ایک مثالی دودھ پلائی سمجھی جاتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کو مختلف زمانوں میں، ایک خاصے طویل عرصے تک فرزندانِ ہاشمی کی رضاعت کا کام سونپا گیا، ان کے رضاعی فرزندوں کی شخصیات اور ان کے تاریخی پس منظر کو ملحوظ رکھا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی رضاعت کے زمانے میں ہر مرحلہ اور ہر عصر میں ان سے یہ خدمت لی گئی اور نہ صرف لی گئی بلکہ ان ہی کو اس کے لیے منتخب کیا گیا۔

ظاہر ہے کہ حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کے ان تمام ایام رضاعت میں تمام ہاشمی فرزندوں اور دختروں کی رضاعت کا فریضہ وہ انجام نہیں دے سکتی تھیں، اپنی بطنی اور صلبی اولاد کے ساتھ وہ زیادہ سے زیادہ دو، ورنہ صرف ایک ہی کی رضاعت کی خدمت ایک زمانہ رضاعت میں بجا لا سکتی تھیں، یہی وجہ ہے کہ وہ بیک وقت ان میں سے کسی ایک ہی ہاشمی نومولود کی رضاعت کا کام کر سکیں۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت کے ضمن میں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے عارضی مرضعہ کی حیثیت سے یہ خدمت انجام دی تھی، تا آنکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک باقاعدہ اور مستقل مرضعہ کا انتظام ہو جائے جو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے انتظام رضاعت سنبھال لینے سے ہو گیا۔ دوسرے رضاعی فرزندوں میں سے کئی کا یہی معاملہ لگتا ہے جیسا کہ بعض روایات دعویٰ کرتی نظر آتی ہیں، مثلاً حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بعض روایات یہ کہتی ہیں کہ ان کی رضاعت مستقلہ بھی بنو سعد بن بکر میں ہوئی تھی اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن حارث بن

عبدالمطلب ہاشمی کی اصل مرضعہ تو حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا ہی بتائی جاتی ہیں۔ اس کا امکان ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح آپ کے بعض رضاعی برادروں کی عارضی رضاعت ہی کا شرف حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کو ملا ہو اور انھوں نے چند دنوں کی خدمت کے بعد کسی دوسری مستقل مرضعہ کو یہ خدمت سونپ دی ہو مگر ان روایات میں حضرات حمزہ اور ابوسفیان رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بھی بیان ملتا ہے کہ بنوسعد میں ان کی رضاعت کا معاملہ عارضی تھا۔

دوسری طرف یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان چھے معلوم فرزندانِ رضاعی میں سے کئی کی مستقل رضاعت حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا سے ہی متعلق رہی تھی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اوّلین رضاعی فرزند تھے اور حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت کا پکا ذکر وثبوت ہے۔ بنوسعد بن بکر رضی اللہ عنہ یا حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت مستقل کا ذکر جن روایات میں آتا ہے وہ ذرا مشکوک ومشتبہ سی لگتی ہیں، جس طرح رضاعتِ ثویبہ رضی اللہ عنہا کے ضمن میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی رضی اللہ عنہ کی رضاعت ثلاثہ کا اور یعقوبی کی روایت کو شامل کرلیا جائے تو حضرت جعفر بن ابی طالب ہاشمی سمیت حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت اربعہ کا ذکر ملتا ہے۔ اس طرح حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی رضاعتِ نبوی کے ضمن میں نہیں ملتا۔ ورنہ روایت ودرایت دونوں کا تقاضا یہ تھا کہ وہ نبوی رضاعتِ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے ضمن میں ان کی دوسری رضاعتوں کا بھی ذکر کرتے۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ کی کسی دوسری مرضعہ سے رضاعت کا کوئی حوالہ یا ذکر نہیں ملتا۔ ابھی تک حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب ہاشمی کی رضاعت کے بارے میں صرف اسی رضاعتِ ثویبہ رضی اللہ عنہا کا قطعی ذکر مل سکا ہے۔ یہی صورت حال حضرت عبداللہ بن جحش اسدی رضی اللہ عنہ کی رضاعت کے بارے میں نظر آتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض ہاشمی اور مکی فرزندوں کی مستقل رضاعت کا کام حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے ہی انجام دیا تھا۔ پھر ان کو محض عارضی اور متبادل مرضعہ کی حیثیت دینے سے عربوں کی جاہلی اور اسلامی سماجی ریت اور ان کے مستقل واقعات وروایات بھی مانع ہیں۔ کسی ایک ماں نے کبھی ضرورت کے وقت کسی دودھ پیتے بچے کو ضرور ایک آدھ بار دودھ پلا کر عارضی مرضعہ کی حیثیت پالی تھی جیسا کہ حضرت ام الفضل زوجہ حضرت عباس بن عبدالمطلب ہاشمی وغیرہ کے بارے میں بعض روایات بتاتی اور ثابت کرتی ہیں یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دوسری مرضعات کے بارے میں آتا ہے کہ انھوں نے کبھی کبھار یہ خدمت انجام دی تھی۔ دوسری مثالیں بھی ہیں لیکن حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا ان عارضی مرضعات میں سے نہ تھیں، وہ مکہ مکرمہ کی ایک مسلمہ، محترمہ اور مستقلہ مرضعہ/ رضاعی ماں تھیں۔

حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کا اسم گرامی...... معنی ومفہوم:

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اوّلین رضاعی ماں حضرت ثویبہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا کا اسم گرامی بے مثال و بے نظیر ہے، عرب تراجم اور سیرت وتاریخ میں ان کے نام کی دوسری کوئی مثال نہیں ملتی، یہ خاصی حیرت انگیز اور اہم حقیقت ہے، اس سے زیادہ حیرت ناک واقعہ یہ ہے کہ حضرت ثویبہ کے بعد بھی پوری اسلامی کلاسیکی تاریخ میں یہ نام کسی کا نہیں ملتا۔ یہ موضوع بھی تحقیق طلب ہے اور محققین سیرت وتاریخ کی توجہ چاہتا ہے، دوسرا اہم معاملہ یہ ہے کہ اس اسم گرامی کے معنی کیا

ہیں؟ شارحین حدیث اور امامانِ سیرت نے اس موضوع پر کوئی خاص تحقیق کی ہے، نہ اس کا معنی ومفہوم واضح کیا ہے۔

حدیث بخاری: 5101۔ اور اس کے چار اطراف: 5106، 5107، 5123 اور 5372 میں سے چار احادیث نبوی میں حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کا ذکر خیر زبان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح طور سے ملتا ہے، صرف ایک طرف حدیث: 5123 میں ان کے اسم گرامی کا ذکر نہیں۔ البتہ ان کی رضاعت نبوی کا مضمر حوالہ دیا گیا ہے، شارح گرامی حافظ ابن حجرؒ نے اوّلین واصل حدیث: 5101 میں جو تشریح کی ہے اس کے چند نکات درج ذیل ہیں:

(1) قولہ: (ثویبة) بمثلثة و موحدة مصغر کانت مولاة لابی لهب بن عبدالمطلب عم النبی کما سیاتی فی الحدیث یعنی فرمان نبوی کا ذکر کردہ لفظ ثویبہ ث اور ہ کے ساتھ تصغیر کا اسم ہے، وہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابولہب بن عبدالمطلب کی مولاۃ تھیں جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔

(2) قولہ (وثویبة مولاة لابی لهب) کی شرح میں حافظ موصوف نے ان کے اسلام اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بعد کے سماجی روابط کا ذکر کیا ہے جو اصل مقالہ میں بیان ہو چکا۔

(3) اسی طرح بعد کے دو مزید نکات وتشریحات میں ان کی رضاعت سے قبل یا بعد رضاعت سے بحث مختصر ہے اور ثویبہ کے ثواب واجر میں ابولہب کی دوشنبہ کو اخروی راحت کا بیان ہے۔

(4) باقی اطراف حدیث میں حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا سے متعلق کوئی تشریح نہیں ہے، سوائے آخری طرف کے جس میں ان کے عشق، آزادی اور مولاۃ ہونے کی تشریح ہے مگر ان کے نام نامی کے معنی ومفہوم پر کوئی بحث نہیں ہے۔

محدثین کرام اور شارحین عظام کی حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کے اسم گرامی کے معنی ومفہوم کے متعلق خاموشی نے بعد کے اہل علم اور ان سے زیادہ ہم کم علموں کے لیے مشکل کھڑی کر دی اور اس مشکل کے حل کی تلاش نے قیاس کا دروازہ کھول دیا، اسی تلاشِ حقیقت نے لغات کی طرف متوجہ کیا اور بالآخر لسان العرب میں اس کا ایک معقول حل نظر آ گیا، اس تحقیق کی تاخیر کی وجہ یہ بھی ہے اور ہو سکتی ہے کہ بالعموم متلاشیانِ حق نے ''ثـوب'' کے مادے میں اسے تلاش کیا ہو گا کیوں کہ بہ ظاہر وہ اسی کی تصغیر کا مونث نظر آتا ہے: ثوب سے ثویب اور اس کی تانیث ثویبة ۔

اصلاً وہ ''الثبة'' سے ہے جس کے معنی لوگوں کی جماعت بتائے ہیں اور ثبة کی جمع ثبـی ہے، پھر ابن منظور نے اس کی اصل میں لغت کے اختلاف کا ذکر کیا ہے کہ بعض کے نزدیک وہ تاب کے معنی میں ہے یعنی لوٹنے اور رجوع کے معنی میں اور اس کی اصل ''ثوبة'' ہے، جب الثاء کو ضمہ لگایا گیا تو واو کو حذف کر دیا گیا اور وہ ثبة بن گیا اور اسی کی تصغیر ثوبیة ہے، اسی سے ''ثبة الحوض'' کی ترکیب اخذ کی گئی ہے، جس کے معنی ہیں حوض کا درمیان/وسط کا حصہ جس میں باقی پانی لوٹ آتا ہے/جمع ہو جاتا ہے۔

امام ابن منظور نے اس کے بعد آیت قرآنی: فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعاً (سورۃ النساء، 71) (پھر کوچ کرو جدا جدا فوج یا سب اکٹھے (شاہ عبدالقادر دہلوی)۔ بہ طور استشہاد نقل کر کے اس کے معانی کے بارے میں اقوال علماء نقل کیے

ہیں، روایت ہے کہ محمد بن سلام نے حضرت یونسؒ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے جواب میں فرمایا: ثبة و ثبات'' یعنی فرقہ فرقہ یا فرقوں میں، شاعر زہیر کا ایک شعر نقل کیا ہے جس کے اولین مصرعہ میں زیر بحث لفظ آیا ہے:

وقـد أغـدوعـلـى ثبة كـرام

نشـاوى واجـديـن لـمـانشـاء

کچھ دوسرے اقوال کے بعد پھر لکھا ہے کہ دوسروں کے مطابق ''الثبة'' اسماء ناقصہ میں سے ہے، وہ اصل میں ثبية ہے، اس قول میں لام الفعل ساقط ہوگا جب کہ قول اول عین الفعل ساقط ہوگا، جن اہل علم نے ''ثبية'' کو اصل قرار دیا ہے وہ آدمی کی تعریف وتحسین سے ماخوذ ہوگا جو اس کی زندگی میں کی جائے اور اس کی تاویل ہوگی: اس کے تمام محاسن، بہرحال ''الثبة'' کے معنی ہیں: جماعت اور ثاب القوم کا مفہوم ہے، لوگ متواتر آئے، وہ واحد کے لیے نہیں کہا جاتا۔

خاکسار راقم کی تعبیر وتشریح میں کوئی نقص یا غلطی راہ پاگئی ہو اس کے تدارک کے لیے اصل عبارت نقل ہے:

''والثبة : الـجـمـاعة مـن الناس ومن هذا و تجمع ثبة ثبى ، وقد اختلف اهل اللغة فـي اصـلهـا : فقال بعضهم : هي من تاب اى عاد و رجع وكان اصلها ثوبة ، فلما ضمت الثاء حذفت الواو وتصغير ها ثـويبة ، ومن هذا اخذدثبةالحوض و هو وسطه الذى يثوب اليه بقية الماء ، وقوله عزو جل :

فـانـفـرواثبـات او انـفـرو جميعاً ، وروى ان محمد بن سلام سأل يونس عن قوله عزوجل: فانفرواثبات او انفرو جميعاً ، قال: ثبةٌ و ثُباتٌ اى فرقةٌ ، وقال زهير :

وقـد أغـدوعـلـى ثبة كـرام

نشـاوى واجـديـن لـمـانشـاء

وقال آخرون: الثبة من الاسماء الناقصة، وهو في الاصل: ثبية فالساقط لام الفعل فـي هـذا الـقـول واما في القول الاول فالساقط عين الفعل، ومن جعل الاصل ثبيةً فهو من تثبيت على الرجل اذا اَثنيت عليه في حياتة وتاويله جميع محاسنه، وانما الثبة الجماعة وثاب القوم: اتوا متواترين ولا يقال للواحد''۔

(ابن منظور، لسان العرب، دار صادر، بیروت، 955ء، 1/144، مادہ ثبۃ)

امام لغت نے حضرت ثویبہؓ کا حوالہ اس ضمن میں نہیں دیا جو بہت حیرت انگیز ہے ورنہ وہ کلامِ نبوی اور تاریخی اسماء کا ذکر ضرور کرتے۔

اس مفصل لغوی تحقیق سے حضرت ثویبہؓ کے اسم گرامی کے بارے میں بعض وضاحتیں کی جاسکتی ہیں اور اس کے لغوی معنی اور اصطلاحی مفہوم کی تعین بھی کسی قدر کی جاسکتی ہے، خاکسار کی توجیہات بہ شکل نکات درج ذیل ہیں:

(1) لغت سے بہر حال ثویبۃ ایک اسم ثابت ہوتا، خواہ وہ اسمائے کاملہ میں سے ہو، اپنی اصل ثوبۃ کی بنا پر یا اسمائے ناقصہ میں ہو، اپنی اصل مختلف ثبیۃ کی بنا پر، بہر حال وہ ان دو میں سے کسی کی تصغیر ہے۔

(2) دو اصلوں کے سبب اس نام کے معنی مختلف ہوں گے۔

اصل اول کے مطابق معنی ہوں گے: حوض کا وہ چھوٹا وسطی حصہ جس میں باقی پانی لوٹ آتا ہے۔ اصل دوم کے مطابق معنی ہوں: تمام محاسن کی حامل خاتون مکرم۔ اس کے بلکہ دونوں کا ہم معنی مفہوم یہ ہوگا کہ وہ چھوٹا سا وسط حوض جس کے پاس لوگ متواتر آتے ہیں۔

ان تمام لغوی معانی کا اطلاق حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا پر کیا جا سکتا ہے اور شاید کیا بھی گیا تھا جس کی بنا پر ان کا یہ نام نامی پڑا، وہ رضاعت کے دودھ کا ایسا چھوٹا حوض تھیں جس کے پاس لوگ متواتر آتے تھے جیسا کہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ہاشمی رضی اللہ عنہ سے لے کر رضاعی فرزند حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا سے لے کر آخری فرزند رضاعی حضرت جعفر بن ابی طالب ہاشمی رضی اللہ عنہ تک اکابر قریش و بنو ہاشم کے عظیم ترین فرزندان کرام متواتر ان کی رضاعت کے دودھ سے فیض یاب ہوتے رہے، اس طرح حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کی ذات گرامی فیض یابی کا حوض ہی نہیں بلکہ اس کا آخری حصۂ قلب تھا جہاں تمام دودھ جمع رہتا ہے دوسر معنی کے لحاظ سے وہ تمام محاسن ستودہ وخصائل حمیدہ کی پیکر تھیں اور ان کی حیات بابرکات میں ان کی تعریف وتحسین کی گئی تھیں، وہ اگر ایسی ہی پیکر جملہ محاسن نہ ہوتیں تو ان کے اتنے رضاعی فرزند ہوتے اور ایسے ایسے فرزند کہ تمام عمر ان کی تحسین کرتے رہے، لہٰذا ثویبہ کے لغوی اور اصطلاحی معنی ومفہوم ہے: ''فیض کا مرکز جامع اور جملہ محاسن کا پیکر'' اور حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا سچ مچ ایسی ہی تھیں۔

(مطبوعہ: ''معارف'' اعظم گڑھ [انڈیا]۔ اگست، نومبر 2007ء)

☆☆☆

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501